”رونے والا ستون(pillar) “

(مدینے پاک کی) مسجد نبوی میں پہلے منبر muslim pulpit) یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں،وہ)نہیں تھا، کھجورکے درخت(palm trees) کا ایک ستون(pillar)تھا ،اُس پر ٹیک لگاکر آپصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َ خطبہ دیا کرتے (یعنی بیان کرتے) تھے۔جب ایک صحابیہ رَضیَ اللہُ عنہْا نے ایک منبر (muslim pulpit)بنا کر مسجد میں رکھ دیا تو آپصلّیَ لہ ُعلیَہْ وسلّمَ َ نے اس منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا ،اس پر ستون (pillar)سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی ، ستون اتنی زور زور سے رونے لگا کہ ایسا لگتا تھا وہ پھٹ جائے گا اور اس رونے کی آواز کو مسجد کے نمازیوں نے اپنے کانوں سے سنا۔ ستون کے رونے کی یہ آوازسن کر حضور صلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َمنبر سے نیچے آگئے اور ستون پر محبّت سےاپنا پیاراہاتھ رکھ دیا اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیا تو اُس ستون نے اِس طرح آہستہ آہستہ رونا کم کیا جس طرح رونے والے بچوں کو چپ کرایا جاتا ہے۔پھر وہ خاموش ہو گیا اور آپصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َ نے فرمایا کہ یہ ستون اس وجہ سے رو رہا تھا کہ یہ پہلے اللہ کریم کا ذکر سنتا تھا اور اب (نبی پاکصلّیَ لہ ُعلیَہْ وسلّمَ َ کی پیاری آواز میں اللہ کریم کا ذکر) نہ سنا تو رونے لگا (بخاری،ج۲،ص۴۹۶،حدیث:۳۵۸۴، سیرت مصطفی ؑ،ص۷۷۸م ُلخصا ً)

۔ پھر حضورصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َ نے اُس سے فرمایا! اگر تم چاہو تو تمھیں پھر اُسی باغ میں لگا دیا جائے جہاں تم تھے اور تم پہلے کی طرح پھل دو اور اگر تم چاہو تو میں تمھیں جنّت کا ایک درخت بنا دیا جائے تا کہ جنّت میں اللہ کریم کے نیک بندے تمہارا پھل کھاتے رہیں۔ یہ سن کر ستون نے اتنی زور سے جواب دیا کہ سب لوگوں نے بھی سن لیا، کہا یَا رَسوُلَ اﷲ!(صلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َ) میں چاہتا ہوں کہ میں جنّت کا ایک درخت بنا دیا جاؤں تا کہ اللہ کریم کے نیک بندے میرا پھل کھاتے رہیں۔ حضورصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َنے فرمایا کہ میں نے تیری بات مان لی(یعنی تمھیں جنّت کا درخت بنا دیا)۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ! دیکھو اِس ستون نے ختم ہونے والی دنیا کو چھوڑ کر باقی رہنے والی زندگی (یعنی جنّت)کو لے لیا۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ، ج۱، ص ۳۰۴،۳۰۵، سیرت مصطفی ؑ،ص۷۷۹ تا۷۸۰م ُلخصا ً)

اس حدیث ِ پاک سے یہ معلوم ہوا کہ بے جان چیزیں (non-living objects) بھی پیارےآقاصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َسے محبت کرتی ہیں اور حضورصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َسے دور ہونا پسند نہیں کرتیں۔ آج بھی عاشقان ِ رسول مدینے پاک سے نبی ِ پاکصلّیَ لہ ُعلیَہْ وِسلّمَ َکی وجہ سے محبّت کرتے اور چاہتے ہیں کہ بار بار مدینہ پاک حاضرہوں اور مدینے پاک سے واپسی پر رو رہے ہوتے ہیں۔